السنیۃ الانیفہ

فی

# فتاویٰ افریقہ

اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

# السنیۃ الانیفہ

فی

# فتاویٰ افریقہ

اعلیٰ حضرت مولانا
شاہ محمد احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
041-626046

تزئین واہتمام

سیّد حمایت رسول قادری



نام کتاب ---------- فتاوٰی افریقہ

مؤلف ------------ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ ---------- محمد حسین 0300-9414815

پروف ریڈنگ ______ محمد رب نواز سیالوی فاضل دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

صفحات ----------- 176

تاریخ اشاعت ------ اگست ۲۰۰۴ء

تعداد ------------- 1100

مطبع ------------ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ------------ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

قیمت ------------ -/80 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے کہ کوئی حرف ضبط سے رہ نہ جائے جس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علینا جمعه وقرانه جلدی کیلئے ختم وحی سے پہلے قرآن عظیم پڑھنے میں اپنی زبان کو جنبش نہ دو بیشک ہمارے ذمے ہے تمہارے سینہ پاک میں اسے جمع کرنا اور تمہارا اسے پڑھنا۔ پھر وہ کونسے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الٰہی سے اہم ہیں (بلاشبہ) ملک جبار ذوی الاقتدار اپنے مقرب کو وزراعظم کے پاس اپنے پیام واحکام لے کر بھیجے اور وزیر اس وقت رعایا سے بات میں مشغول رہے فرمان سلطانی کی طرف التفات نہ کرے اس میں معاذ اللہ فرمان کو گویا ہلکا جاننے کا پہلو نکلتا ہے۔ جو یہاں محال قطعی ہے بالجملہ رسول اللہ ﷺ باعتبار حقیقت محمد یہ علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ جس طور پر ہم نے تقریر کی اس مرتبہ اور اس سے بدر جہا زائد کے لائق ہیں مگر یہ واقعہ غلط باطل ہے بغیر رد کئے اس کا بیان حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ تنبیہ ضروری سوال میں جو عبارت دلیل الاحسان نقل کی اس میں اور خود عبارت سوال میں ﷺ کی جگہ صلعم لکھا ہے اور یہ سخت ناجائز ہے۔ یہ بلا عوام تو عوام ۱۴ صدی کے بڑے بڑے اکابر وفحول کہلانے والوں میں پھیلی ہوئی ہے کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی صللم کوئی فقط کوئی علیہ الصلاۃ والسلام کے بدلے عم یا ء م۔ ایک ذرہ سیاہی یا ایک انگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا پکڑتے ہیں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا علامہ سید طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول من کتب علیه السلام بالھمزۃ والمیم یکفرہ لا تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر یعنی کسی نبی کے نام پاک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کہ یہ ہلکا کرنا ہوا اور معاملہ شان انبیاء سے متعلق ہے اور انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان کا ہلکا کرنا ضرور کفر ہے۔ شک نہیں کہ گر معاذ اللہ قصداً استخفاف شان ہو تو قطعاً کفر ہے حکم مذکور اسی صورت کیلئے ہے یہ لوگ صرف کسل کاہلی نادانی جاہلی سے ایسا کرتے ہیں تو اس حکم کو مستحق نہیں مگر بے برکتی بے دولتی کم بختی زبون قسمتی میں شک

نہیں۔ اقول ظاہر ہے کہ القلم احدی اللسانین قلم بھی ایک زبان ہے ﷺ کی جگہ مہمل بمعنی صلعم لکھنا ایسا ہے کہ نام اقدس کے ساتھ درود شریف کے بدلے یونہی کچھ الم علم بکنا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علیھم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون جس بات کا حکم ہوا تھا ظالموں نے اسے بدل کر اور کچھ کرلیا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کے فسق کا۔ وہاں بنی اسرائیل کو فرمایا گیا تھا قولوا حطۃ یوں کہو کہ ہمارے گناہ اترے انہوں نے کہا حطۃ ہمیں گیہوں ملے یہ لفظ بامعنے تو تھا اور اب بھی ایک نعمت الٰہی کا ذکر تھا۔ یہاں حکم یہ ہوا ہے کہ یایھا الذین امنوا صلّوا علیه وسلمو تسلیما اے ایمان والو اپنے نبی پر درود و سلام بھیجو اللھم صل وسلم و بارك علیه و علی اله وصحبه ابدا اور یہ حکم وجوباً خواہ استحباباً ہر بار نام اقدس سننے یا زبان سے لینے یا قلم سے لکھنے پر ہے تحریر میں اس کی بجا آوری نام اقدس کے ساتھ ﷺ لکھنے میں تھی اسے بدل کر صعلم صللم ء م کرلیا جو کچھ معنے ہی نہیں رکھتا اس پر نزول عذاب کا خوف نہیں کرتے والعیاذ باللہ رب العلمین۔ یہ تو محل درود ہے جس کی عظمت اس حد پر ہے کہ اس کی تخفیف میں پہلوئے کفر موجود ہے اس سے اتر کر صحابہ و اولیاء رضی اللہ عنہم کے اسمائے طیبہ کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی جگہ "ؓ" لکھنے کو[1] علمائے کرام نے مکروہ و باعث محرومی بتایا سید علامہ طحطاوی فرماتے ہیں یکرہ الرمز بالترضی بالکتابة بل یکتب ذالك کله بکماله امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں و من اغفل هذا حرم خیرا عظیما و فوت فضلا جسیما جو اس سے غافل ہوا خیر عظیم سے محروم رہا اور بڑا فضل اس سے فوت ہوا والعیاذ باللہ تعالیٰ یونہی قدس سرہ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ ق یا رح لکھنا حماقت و حرمان برکت ہے ایسی باتوں سے احتراز چاہیے اللہ تعالیٰ توفیق خیر عطا فرمائے آمین۔

---

[1] لکھتے ہیں رضی اللہ عنہ کا اختصار لکھنا مکروہ ہے بلکہ تمام و کمال لکھے ۱۲